فکر و نظر

”فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ“ ــــ الآیۃ!

رسول اللہ کی مخالفت کیجئے ذریعے اللہ کے عذابوں کو دعوت دیجئے!

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے جن و انس کی تخلیق کا مقصد یوں بیان فرمایا ہے:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ!“

کہ ”میں نے جن و انس کو اپنی ہی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے!“

چنانچہ انسان کو دنیا میں بسانے کے بعد اللہ رب العزت نے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ پیغمبر مبعوث فرمائے، جو اپنے اپنے وقت میں اس کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچاتے رہے ــــ ان تمام بزرگ ہستیوں کی تعلیمات کا بنیادی نکتہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ یعنی توحیدِ الوہیت تھی ــــ تاہم یہ بتانے کے لیے کہ توحیدِ الوہیت کے یہ تقاضے کیونکر پورے کئے جا سکتے ہیں، ہر نبی اور رسول کے دورِ رسالت میں، اس کلمہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کے ساتھ اس نبی اور رسول کی نبوت و رسالت کا اعلان بھی ضروری قرار دیا گیا، تاکہ عباداتِ الٰہی کے مفہوم و معانی اس نبی کی تعلیمات، جو وحی الٰہی پر مبنی تھیں، کی روشنی میں متعین کیے جا سکیں ــــ چنانچہ کبھی اس کلمہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کے ساتھ ”اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ“ کا اعلان ہوا، تو کبھی ”اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ“ کا ــــ کبھی اسے ”مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ“ سے ملزوم ٹھہرایا گیا، تو کبھی ”عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ“ سے ــــ سب سے آخر میں آنے والی امت کو جو کلمہ عطا ہوا، وہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ ہے، جو حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کی شرطِ اوّلیں ہے، اور جس کے کسی ایک جزو

کا انکار بھی اس کلمہ کو جھٹلا دینے کے مترادف ہے ـــــــ اس کلمہ کے اعلان کے بعد نہ صرف انبیاءؑ و رسلؑ کی بعثت کا یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا، بلکہ "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"۔ یعنی تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمتِ خداوندی کی خوشخبری بھی آخری نبیؐ کی اس آخری امت کو ملی۔ چنانچہ اب کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس دین کو نامکمل سمجھتے ہوئے کوئی ٹانکا اس میں اپنی طرف سے لگائے ـــــــ نہ ہی کلمہ " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " کو چھوڑ کر کسی ایسے سابقہ کلمہ کو پڑھنے کی گنجائش موجود ہے، جو اگرچہ اپنے وقت میں فلاح و نجات کا ذریعہ قرار دیا گیا تھا! ـــــــ اب یہ طے ہے کہ عبادت، تو حسبِ سابق صرف ایک اللہ کی ہوگی، تاہم اس کے طریقے صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں تلاش کیے جا سکیں گے! ـــــــ یہ نکتہ جس قدر اہمیت کا حامل ہے اسی قدر نزاکت کا پہلو بھی اپنے اندر لیے ہوتے ہے ـــــــ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ توراتِ مقدس کے چند اوراق کے ساتھ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، تو رحمت و رأفت کی صفت سے متصف ہونے کے باوجود فرطِ غضب سے آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا ہے۔ اسی عالم میں آپؐ فرماتے ہیں:

"لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ"!

کہ "(تورات چھوڑ آج) اگر (صاحبِ تورات) موسیٰ (علیہ السلام) بھی زندہ ہوتے، تو انہیں بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا[1]"

نیز فرمانِ نبویؐ ہے:

"لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ"!

کہ "(آج) اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے سامنے موجود ہوں، اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو، تو تم ضرور ہی سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے!"

چنانچہ حضرت عمرؓ فوراً پکار اُٹھے،

"رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا"

"میں اللہ رب العزت کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا!"

تب کہیں جا کر آپؐ کا غصہ فرو ہوا!

اتباعِ سنتِ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اس قدر اہمیت معلوم ہونے کے بعد، ہماری حیرت کی انتہا باقی نہیں رہ جاتی، جب کچھ لوگ اس سے بے بہرہ ہو کر کسی امام کے قول کو وہی درجہ دے چکے ہیں، جو فرمانِ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حاصل ہے، جبکہ یہ درجہ اب کسی سابقہ نبی کی اتباع کو بھی حاصل نہیں رہا ——— چنانچہ کوئی فقہ حنفی کو شریعت سمجھنے پر مصر ہے تو کوئی فقہ شافعی کا پیرو ——— کوئی امام احمدؒ کا مقلد ہے تو کوئی امام مالکؒ کا! ——— یہ حضرات اس راہ پر چلتے ہوئے اتنی دُور نکل چکے ہیں کہ سنّتِ رسول اللہؐ کی، ان کی نظروں میں کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی ——— جبکہ آج کے حالات و واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کوئی بھی فقہ ان مقلّدین حضرات کے کام نہیں آسکتی، نہ دورِ حاضرہ کے تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے ——— اس سلسلہ میں "محدث" کے گذشتہ شمارہ کے فکر و نظر کے صفحات کا حوالہ دینا بے جا نہ ہو گا، جن میں ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف کتاب و سنّت میں مضمر ہے ——— چنانچہ "ایوانِ وقت"، کے ایک مذاکرہ میں فقہ حنفی کے مقلّدین حضرات کو فقہ حنفی سے دستبردار ہو کر کتاب و سنّت ہی کا سہارا لینا پڑا ـ اور قصاص و دیت کے علاوہ قانونِ شہادت کے سلسلہ کی بے چینیوں کو بھی کتاب و سنّت کی پابندی ہی میں عافیت میسّر آئی ـ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہم کسی بھی وضعی دستور و آئین کی بجائے قرآنِ مجید کو اپنا دستور قرار دیتے ہوئے، اس کی واحد متعین تعبیر سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا راہنما بنائیں ـ

——— لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ تلخ حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے کہ ہمارے سیاستدان جہاں قرآنِ مجید کو چھوڑ کر دیگر وضعی دساتیر کی پابندی کا حوالہ دے رہے ہیں، وہاں بعض "علماء" سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لوگوں کو دُور رکھنے کی خاطر ایک شرمناک اور گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں ——— حتیٰ کہ اس کے لیے انہوں نے "یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ" کی یہودیانہ روش کو اپنانے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کیا!

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ بہاولپور سے ہمارے ایک دوست نے ہمیں کچھ فوٹوسٹیٹ ارسال کیے ہیں۔ یہ فوٹوسٹیٹ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی مشہورِ زمانہ کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے ہیں ——— ایک فوٹوسٹیٹ میں اس کتاب (جلد سوم) کے عربی نسخہ (مطبوعۃ مکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ۔ لاہور) کے صفحہ ۱۰ کی ایک عبارت، شاہ صاحب کے قلم سے یوں نمایاں ہے:

"وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَّا یَرْفَعُ!"

جس کا ترجمہ بالکل واضح ہے کہ:

"وہ شخص جو رفع الیدین کرتا ہے، میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اس شخص کی نسبت جو رفع الیدین نہیں کرتا!"

پھر شاہ صاحب اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں،

"فَاِنَّ اَحَادِیْثَ الرَّفْعِ اَکْثَرُ وَاَثْبَتُ!"

"کیونکہ رفع الیدین کی احادیث اکثر اور زیادہ معتبر ہیں!"

——— جبکہ دوسرا فوٹوسٹیٹ اسی کتاب کے اردو ترجمہ (مطبوعہ دارالاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی[۱]) کا ہے۔ جس کے صفحہ ۳۱۸ پر مذکورہ عربی عبارت[۱] کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"اور جو شخص رفع یدین نہیں کرتا اچھا ہے!"

——— ہم یہ تسلیم کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں کہ "حجۃ اللہ البالغہ" کے اس فاضل مترجم جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب کو اس عبارت کا درست

ترجمہ معلوم نہ تھا ـــــ طرفہ تماشا یہ کہ اس کے معًا بعد کی عبارت کا ترجمہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے ۔ وُہ لکھتے ہیں:

"کیونکہ رفع یدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں وُہ زیادہ بھی ہیں اور ثابت بھی خوب ہیں!"

ہم فاضلِ مکرم جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب رفع الیدین پر دلالت کرنے والی حدیثیں زیادہ بھی ہیں اور ثابت بھی خوب ہیں، تو پھر رفع الیدین نہ کرنے والا اچھا کیونکر ہو گیا؟ ـــــ کیا ان کے نزدیک صحیح حدیث پر عمل کرنے والا اچھا نہیں ہے؟ ـــــ اور کیا یہی فتوٰی وُہ اپنے امامِ اعظم پر بھی لگائیں گے جن کا مشہور قول ہے کہ:

"إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ!"

"جب صحیح حدیث مل جائے تو یہی میرا مذہب ہے!"

آہ! ـــــ فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ!"

ـــــ "بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے جا کھڑا ہوا" ـــــ بالفاظِ دیگر "آسمان سے گرا، کھجور میں اٹکا" والی مثال ان پر صادق آتی ہے ـــــ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اپنے دعوائے تقلید میں بھی مخلص نہیں ہیں ـــــ کیوں نہ ہو، جسے خدا اور رسولؐ کی شرم دامن گیر نہیں، وُہ خدا کے بندوں سے حیا کیونکر کرے گا؟

ـــــ تکرار اگر قارئینِ کرام کی طبع پر گراں نہ گزرے، تو ہم جنابِ عثمانی صاحب کے ترجمہ کو اکٹھا نقل کرتے ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں:

"اور جو رفع الیدین نہیں کرتا، اچھا ہے ۔ کیونکہ رفع الیدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں وُہ زیادہ بھی ہیں اور ثابت بھی خوب ہیں!"

ـــــ جناب عثمانی صاحب، یہ بات کیا ہوئی؟ ـــــ اس "کیونکہ" کی یہاں کیا تُک ہے؟ ـــــ افسوس کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سنتِ ثابتہ مطہرہ (رفع الیدین) کے تسلیم و اعلان کے باوجود آپ اس کے خلاف بستینہ طور پر بغض کا اظہار کرنے سے باز نہیں رہے، اور آپ نے ترجمہ بالکل الٹ کر دیا ـــــ پس اسے آپ کی سادگی پر محمول کیا جائے یا اسے "أَفَرَأَيْتَ مَنِ

اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ"[۱] کی مکمل تصویر کہا جائے؟ ـــــ آپ کے اس کارنامہ کو "اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْکِتَابِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا"[۲] کی فہرست میں شامل کر کے "اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ"[۳] کا مصداق قرار دیا جائے یا اسے "یُخٰدِعُوْنَ اللهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ"[۴] کی سچی تفسیر کہا جائے؟ــ افسوس کہ اس مبیّنہ دیدہ دلیری سے کام لیتے وقت آپ اس وعیدِ قرآنی کو بھی بھول گئے کہ:

"فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ"

"ان لوگوں کو، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی، سنت کی مخالفت کرتے ہیں، اس بات سے ڈر جانا چاہیئے کہ کہیں کوئی فتنہ اور (اللہ رب العزت کی طرف سے) کوئی دردناک عذاب انہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے!"

چنانچہ فتنے تو ظاہر ہو رہے ہیں ـــــ انکارِ سنّتِ رسوؐل سے بڑھ کر اور کون سا فتنہ ہو گا؟ جس کو پھیلانے میں آپ نے بھی اپنا حصّہ بانٹ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترجمہ کرتے وقت نہ صرف عقل و خرد نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا بلکہ

---

[۱] "(اے نبیؐ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟"

[۲]، [۳] "وہ لوگ جو چھپاتے ہیں، جو کچھ کہ اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بدلے اس کے مول تھوڑا، یہ لوگ نہیں بھرتے مگر اپنے پیٹوں میں آگ کے انگارے۔ چنانچہ (نہیں کلام کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے روزِ قیامت، نہ ہی انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے!"

[۴] "دھوکا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور ایمانداروں کو، لیکن درحقیقت وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتے ہیں مگر

آپ اس بات سے بھی بیگانہ ہو گئے کہ آپ کی یہ سطور پڑھ کر لوگ آپ کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے؟

باقی رہا "عَذَابٌ اَلِیْمٌ" کا معاملہ، تو ہم صدق دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے محفوظ رکھے، تاہم اس حرکتِ شنیعہ و دانستہ پر نہ صرف شرم و ندامت، بلکہ امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے، جسے آپ نے دھوکا دینے کی انتہائی مذموم اور گھٹیا کوشش فرمائی ہے، تحریری معافی نامہ طلب کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے، ورنہ آپ روزِ محشر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سامنا بھی نہ کر سکیں گے!

یہ فوٹو سٹیٹ جن صاحب نے ہمیں ارسال فرمائے ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ:
"آپ خلیل اشرف عثمانی صاحب سے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ قائم کر کے انھیں اپنی اس غلطی کا تحریری معافی نامہ لکھنے پر مجبور کریں، ورنہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی!" —— لیکن ہم ان سطور کے ذریعے صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ انہیں ان کی اس حرکت کا بھرپور احساس دلایا جائے تاکہ وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تائب ہوں۔ ورنہ اس کے نتائج و عواقب سے خبردار ہو جائیں —— کیونکہ:

"فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ!"

ع شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات!

وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ!

(اکرام اللہ ساجد)

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
- محدث کی توسیع اشاعت میں دلچسپی لینا آپ کا دینی و اخلاقی فریضہ ہے —— اسے خود پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے۔

(منیجر)